نماز کے اسرار و رموز

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی

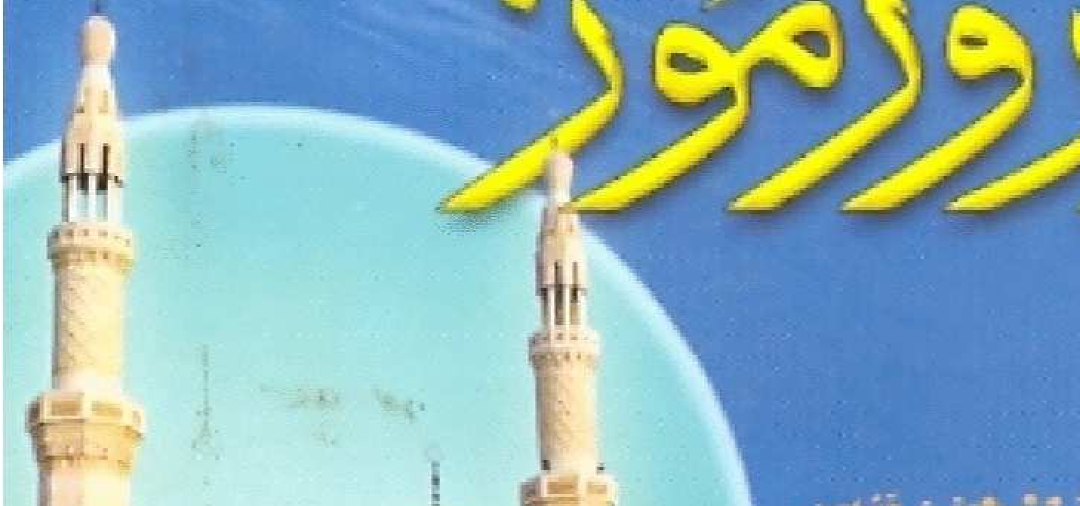

دار الکتاب دیوبند

باب ۸

نماز کے اسرار و رموز

① نماز میں انسان کو اجتماعیت کا سبق سکھایا گیا ہے۔ سب نمازی ایک امام کے پیچھے ایک قبلہ کی طرف منہ کر کے ایک خدا کے سامنے جھک رہے ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ سب کا مقصد زندگی بھی ایک ہی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے سب کو مل جل کر رہنا ہوگا۔ اسی لئے دین اسلام نے رہبانیت کی پرزور مخالفت کرتے ہوئے فرمایا

وَرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ (الحدید:۲۷)

(اور رہبانیت یعنی دنیا کا چھوڑ دینا یہ انہوں نے نئی بات نکالی، ہم نے ان پر فرض نہیں کی)

گویا دین اسلام نے واشگاف الفاظ میں انسانیت کو یہ پیغام خداوندی پہنچایا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ جنگلوں اور غاروں سے ہو کر نہیں بلکہ انہی گلی کوچوں بازاروں سے ہو کر جاتا ہے۔ تم حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرتے ہوئے آپس میں رحیم و کریم بن کر زندگی گزارو تا کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کے جلوے ہر سو نظر آئیں۔

② نماز میں انسان کو مساوات کا سبق سکھایا گیا ہے۔ زبان۔ رنگ۔ اور نسل کے

اعتبار کو نیست ونابود کر دیا گیا ہے۔ نہ گورے کو کالے پر فضیلت ہے نہ عربی کو عجمی پر فضیلت ہے۔ سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ جو شخص جس قدر متقی اور پرہیزگار ہو گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہو گا۔ بحیثیت انسان سب برابر ہیں۔ اونچ نیچ کی باتیں ختم ہو گئیں۔

بقول علامہ اقبال کے

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

(۱۲) نماز پڑھتے ہوئے نمازی اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ ہر عمل میں امام کی اقتدا کرے۔ اگر کوئی عمل امام سے پہلے سرانجام دیگا یا امام کی اقتدا میں کوتاہی کریگا تو نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوگی۔ بالکل اسی طرح نبی علیہ السلام ہماری زندگی کے امام ہیں لہذا ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت قابل قبول ہوگی جب ہم ہر کام کو نبی علیہ السلام کے طریقے یعنی سنت کے مطابق سرانجام دیں گے۔ بقول شخصے

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

[جو شخص بھی خلاف سنت زندگی گزاریگا وہ منزل کبھی نہیں پا سکے گا]

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکتوب میں یہ بات خوب کھول کر بیان کی ہے

کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے سب راستے بند ہو چکے ہیں سوائے نبی علیہ السلام کی پیروی والے راستے کے۔ یہی بات حدیث پاک میں بھی وارد ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت عمرؓ سے فرمایا ''اگر موسیٰ علیہ السلام بھی اس وقت زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کرنے کے سوا چارہ نہیں تھا''۔ مومن کو چاہیے کہ کوشش کرتا رہے کہ پوری زندگی نماز کی ترتیب پر آ جائے۔

۴ عام دستور ہے کہ کسی دفتر سے کوئی کام کروانا ہو تو درخواست دینی پڑتی ہے۔ افسر اعلیٰ اس درخواست کو قبول یا رد کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ نماز بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست پیش کرنے کا باضابطہ طریقہ ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی علیہ السلام ﷺ کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی آپ دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایا کرتے تھے اور یہی عمل صحابہ کرامؓ کو بھی سکھایا کرتے تھے۔

مومن کو چاہیے کہ ہر مشکل وقت میں دو رکعت پڑھ کر اپنے رب کا دروازہ کھٹکھٹایا کرے۔ بقول شخصے

میں ترے سامنے جھک رہا ہوں خدا
میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا
مجھ پہ جب بھی مصیبت بنی ہے
وہ تیرے نام سے ہی ٹلی ہے
مشکلیں حل کرو سب کے مشکل کشا
میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

۵ نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت۔ رکوع میں جاتے ہوئے۔ سجدے میں جاتے ہوئے۔ سجدہ سے اٹھتے ہوئے۔ التحیات میں بیٹھتے ہوئے امام فقط اللہ اکبر کے الفاظ

کہتا ہے مگر مقتدی ہر اللہ اکبر کہنے پر اپنی پوزیشن بدلتا رہتا ہے۔ اس میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مقتدی اپنے امام کی منشا کو پہچانے۔ اسی طرح نمازی کو چاہیے کہ زندگی کے ہر کام میں نبی علیہ السلام کی منشا کو پہچانے اور اس کے مطابق عمل کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکے۔

⑥ جس طرح بچے کے رونے کا اثر پورے گھر کے ماحول پر پڑتا ہے۔ اسی طرح نمازی کی نماز کا اثر سارے جہاں پر پڑتا ہے۔ بارش نہ ہونے کی صورت میں نماز استسقا پڑھنا۔ سورج گرہن کے وقت نماز کسوف پڑھنا اور چاند گرہن کے وقت نماز خسوف پڑھنا اس کی واضح دلیل ہے۔

⑦ انسانی زندگی کے مختلف مراحل کو اوقات نماز کے ساتھ خصوصی مناسبت ہے۔ مثلاً

- نماز فجر کو بچپن کے ساتھ مناسبت ہے۔ (دن کی ابتدا ہوتی ہے)
- نماز ظہر کو جوانی کے ساتھ مناسبت ہے۔ (سورج اپنے عروج پر ہوتا ہے)
- نماز عصر کو بڑھاپے کے ساتھ مناسبت ہے۔ (دن ڈھل جاتا ہے)
- نماز مغرب کو موت کے ساتھ مناسبت ہے۔ (زندگی کا سورج ڈوب جاتا ہے)
- نماز عشاء کو عدم کے ساتھ مناسبت ہے۔ (انسان کا دنیا سے نام ونشان مٹ جاتا ہے)۔ اس لئے نماز عشاء کو ثلث لیل تک پڑھنا مستحب ہے چونکہ روشنی کا نام ونشان مٹ جاتا ہے چونکہ رات کے بعد پھر دن ہوتا ہے اسی لئے قیامت کے دن کا تذکرہ ہے یوم الدین اور یوم القیامہ کے الفاظ استعمال کئے گئے۔ لیل القیامہ نہیں کہا گیا۔

⑧ علمی نکتہ

نماز وتر کی آخری دو رکعت میں سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنا سنت ہے

ایک میں توحید افعالی ہے اور دوسرے میں توحید اعتقادی ہے۔ پھر نماز فجر کی پہلی دو سنتوں میں یہی دو سورتیں پڑھنا سنت ہے۔ گویا مؤمن جس شان پہ سویا اسی شان پہ بیدار ہو۔ حدیث پاک میں ہے کما تموتون تحیون۔ تم جس حال میں مرو گے قیامت کے دن اسی حال میں اٹھو گے۔ انسانی زندگی کا یہی روشن اصول ہے۔

علمی نکتہ

تفسیر علائی میں سورۃ عنکبوت کے تحت لکھا ہے کہ نماز موحدین کی شادی ہے۔ اس میں رنگ برنگ کی عبادات جمع ہیں۔ اس کے بدلے مؤمن کو جنت عطا کی جائے گی چونکہ اس میں رنگ برنگ کی نعمتیں جمع ہوں گی۔ مؤمن کو ہر رکعت کے بدلے ایک حور ملے گی اور ہر سجدے کے بدلے کم از کم ایک مرتبہ دیدار الٰہی نصیب ہوگا۔

نمازوں کی تعداد پانچ کیوں ہے؟

دستور یہ ہے کہ فعل الحکیم لا یخلو اعن الحکمۃ (دانا کا فعل دانائی سے خالی نہیں ہوتا) پانچ نمازوں کی چند حکمتیں درج ذیل ہیں۔

علمی نکتہ ۱ جب نبی علیہ السلام معراج کے لئے تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ کے لئے پچاس نمازوں کا تحفہ عطا فرمایا۔ پھر نبی علیہ السلام کی بار بار شفاعت پر پینتالیس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ مگر اصول بتا دیا کہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (الانعام:۱۶۰) ''جو ایک نیکی لایا اسے دس گنا اجر دیا جائے گا'' اللہ رب العزت کی شان رحمت کا اندازہ لگائیے کہ امت پانچ نمازیں پڑھے گی مگر پچاس کا اجر و ثواب پائیگی۔

عربی زبان میں صفر کو نکتہ کی مانند لکھتے ہیں۔ پروردگار عالم نے نکتہ ہٹا دیا اور امت کے لئے آسانی پیدا کر دی۔ قیامت کے دن رب کریم کی نکتہ نوازی کا ظہور ہو

گا۔ رحمت کا نکتہ شامل کر کے پانچ کے بجائے پچاس نمازوں کا ثواب ہوگا۔ ار
زبان میں نخی کی سخاوت بیان کرنے کے لئے نکتہ نوازی کا محاورہ شاید اسی واقعہ
مشہور ہوا ہے۔ اگر پچاس نمازیں ہوتیں تو ہزاروں میں کوئی ایک نمازی ہوتا۔
کی وجہ سے کمزوروں کے لئے بھی آسانی ہوگئی۔ ہزارں لوگ نمازی بن گئے۔
بوجھ گردنوں سے اٹھ گیا۔

علمی نکتہ ۲ انسان کے جسم میں حواس خمسہ موجود ہیں۔

(۱) دیکھنے کی حس (قوت باصرہ)

(۲) سننے کی حس (قوت سامعہ)

(۳) سونگھنے کی حس (قوت شامہ)

(۴) چکھنے کی حس (قوت ذائقہ)

(۵) چھونے کی حس (قوت لامسہ)

اللہ تعالیٰ نے پانچ حواس کے بدلے پانچ نمازیں عطا فرمائیں تا کہ ہر حس
عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جا سکے۔

علمی نکتہ ۳ انسانی زندگی کی پانچ نعمتیں نمایاں ہیں۔

(۱) کھانا پینا۔ (۲) لباس۔ (۳) مکان۔ (۴) بیوی بچے۔ (۵) سواری۔

جان کا شکر یہ ایمان لانا اور لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنا ہے جبکہ بقیہ پانچ نعمتو
کے شکرانے کے طور پر پانچ نمازیں عطا کر دی گئیں۔ جو شخص پانچ نمازیں باقاعد
سے ادا کرتا ہے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں میں سے ہے۔ روایت ہے
ایک شخص طواف کے دوران دعا مانگ رہا تھا کہ اے اللہ مجھے قلیل لوگوں میں سے
دے۔ کسی نے پوچھا کہ قلیل لوگوں میں سے کا کیا مطلب؟ اس نے جواب دیا

فرمان باری تعالیٰ ہے

وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ

(میرے بندوں میں سے تھوڑے میرے شکرگزار ہیں)

علمی نکتہ ۴ حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کو پانچ نعمتیں مل گئیں وہ سمجھ لے کہ مجھے دنیا کی سب نعمتیں مل گئیں۔

(۱) شکر کرنے والی زبان

(۲) ذکر کرنے والا دل

(۳) مشقت اٹھانے والا بدن

(۴) نیک بیوی

(۵) سہولت کی روزی۔

پانچ نمازیں ان پانچ نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

علمی نکتہ ۵ انسانی زندگی کی پانچ حالتیں ممکن ہیں

(۱) کھڑا ہونا (۲) بیٹھنا (۳) لیٹنا (۴) جاگنا (۵) سونا۔

ان پانچ حالتوں میں انسان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں کی بارش ہورہی ہوتی ہے۔ اگر انسان ہر نعمت کا حق ادا کرنا چاہے تو وہ حق ادا کرہی نہیں سکتا۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب ہم نعمتوں کو گن ہی نہیں سکتے تو ان کا شکر کیسے ادا کر سکتے ہیں۔ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ظاہراً ناممکن نظر آتا ہے۔ پروردگار عالم نے احسان فرمایا کہ انسان پر پانچ نمازیں فرض فرمادیں۔

پس جو شخص اہتمام کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کریگا وہ زندگی کی ہر حالت میں ہونے والی اللہ تعالیٰ کی ہر ہر نعمت کا شکر ادا کرنے والا بن جائے گا۔

علمی نکتہ ۲۶ شریعت محمدیہ میں نجاست سے پاکی حاصل کرنے والے غسل پانچ ہیں۔

(۱) جنابت کا غسل

(۲) حیض کا غسل

(۳) نفاس کا غسل

(۴) اسلام لانے کا غسل

(۵) میت کا غسل۔

یہ پانچ غسل ہر قسم کی حقیقی نجاستوں اور حکمی نجاستوں کو دور کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان پر پانچ نمازیں فرض فرمادی تا کہ جو شخص پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرے وہ ہر قسم کی باطنی نجاستوں سے پاک ہو جائے۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا پانچ نمازوں کی مثال ایک نہر کی مانند ہے جو مؤمن کے گھر کے سامنے جاری ہو۔ پھر وہ مؤمن اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے۔ کیا اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہ سکتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہرگز نہیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اسی طرح جو شخص پانچ نمازیں ادا کر لیتا ہے اس کے ذمے گناہوں کی میل کچیل نہیں رہ سکتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (ہود:۱۱۴)

(بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں)

علمی نکتہ قبلے پانچ طرح کے ہیں۔

(۱) بیت اللہ۔ امت محمدیہ کا قبلہ

(۲) بیت المقدس۔ یہودیوں کا قبلہ

(۳) مکاناً شرقیاً یعنی مشرقی سمت۔ نصاریٰ کا قبلہ

(۴) بیت المعمور ملائکہ کا قبلہ

(۵) وجہ اللہ۔ راہ گم کردہ متحیر انسان کا قبلہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرہ: ۱۱۵)

گویا عبادت کرنے والے پانچ قسم کے لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ پر پانچ نمازیں فرض کیں تاکہ ان کو تمام عبادت گزاروں سے مناسبت ہو اور سب کی عبادت کے بقدر ان کو عبادت کرنے کا اجر و ثواب حاصل ہو۔

علمی نکتہ ۸ انسان کی دنیاوی زندگی ختم ہونے پر اسے پانچ مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۱) سکرات موت

(۲) عذاب قبر

(۳) روز محشر نامہ اعمال کا ملنا

(۴) پل صراط سے گزرنا

(۵) جنت کے دروازے سے گزرنا۔

جو شخص پانچ نمازیں ادا کریگا اللہ تعالیٰ اس کی پانچ مصیبتوں کو آسان فرمادیں گے۔ حافظ ابن حجر نے زواجر میں حدیث نقل کی ہے۔

من حافظ على الصلوة اكرمه الله بخمس خصال . يرفع عنه ضيق الموت وعذاب القبر ويعطيه الله بيمينه ويمر على الصراط كالبرق ويدخل الجنة بغير حساب .

(جس نے نمازوں کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ پانچ خصلتوں سے اسکا اکرام فرمائے گا۔ اوّل موت کی سختی سے بچائے گا۔ دوسرے قبر کے عذاب سے

محفوظ رکھے گا۔ تیسرے حشر کے دن نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ چوتھے پل صراط سے بجلی کی طرح پار ہو جائے گا۔ پانچویں جنت میں بلا حساب داخل کر دیا جائے گا)۔

(1) فجر کے وقت نماز کیوں فرض ہوئی؟

علمی نکتہ 1 حضرت آدم علیہ السلام کو جب جنت سے دنیا میں اتارا گیا تو وہ رات کے اندھیرا، وحشت اور تنہائی کو دیکھ کر بہت خوفزدہ ہوئے۔ ساری رات روتے ہوئے گزر گئی۔ جب طلوع صبح صادق کے وقت اندھیرا ختم ہوا تو انہوں نے نور کے تڑکے دو رکعت شکرانے کے ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ پر یہ نماز فرض فرمادی تاکہ جو شخص نماز فجر پابندی سے پڑھے گا وہ قبر کے اندھیرے سے امن پائے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے مصیبت سے نجات پانے پر شکرانے کے نفل پڑھے۔ اصول یہی ہے کہ شکریہ مصیبت سے نجات پانے کے بعد ہوتا ہے جبکہ فدیہ مشکل آنے سے پہلے ادا کیا جاتا ہے۔ پس فجر کی نماز مؤمنوں کیلئے عذاب قبر سے فدیہ بن جائے گی۔

علمی نکتہ 2 صبح کا وقت اہل دنیا غافلین کے لئے آرام کا وقت ہوتا ہے۔ وہ رات بھر فسق و فجور میں مبتلا رہ کر سوتے ہیں تو صبح کے وقت اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر فجر کی نماز فرض فرمائی تاکہ لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ (الانفال: ۳۷) (اللہ تعالیٰ کھرے اور کھوٹے کو جدا کر دے) جس طرح غافل سوتے رہتے ہیں اور نمازی نماز فجر کے لئے سجدوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح قیامت کے دن گنہگار بھٹکتے پھریں گے اور نمازی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَ اللّٰهُ ذُوْ الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

علمی نکتہ ۳ رات بھر انسان کے پاس دو فرشتے رہتے ہیں جو فجر کے بعد عرش الٰہی پر واپس جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں مسجدوں میں نماز پڑھتے ہوئے اور تسبیح و تقدیس بیان کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے فرشتو۔ تم نے ہی کہا تھا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا (کیا آپ بنائیں گے اسکو جو زمین میں فساد مچائے گا) جبکہ میں نے کہا تھا اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ (میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے) دیکھا میری بات پوری ہوئی کہ میرے بندوں نے فساد مچانے کی بجائے میری عبادت میں اپنا وقت گزارا۔ پس تم گواہ رہنا کہ ان کی عبادت کے بدلے میں نے انہیں بخشش عطا فرمادی۔ سبحان اللہ۔

علمی نکتہ ۴ جنت میں رات ہوگی نہ دن، سخت سردی ہوگی اور نہ گرمی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَرَوۡنَ فِيۡهَا شَمۡسًا وَّلَا زَمۡهَرِيۡرًا (الدھر:۱۳)

(نہ وہ اس میں سورج دیکھیں گے نہ سردی)

ایسا نورانی وقت ہوگا جیسے صبح کا وقت۔ اس وقت کو دیدار الٰہی کے وقت کے ساتھ کامل مناسبت ہے۔ پس جو شخص فجر کی نماز اہتمام سے پڑھے گا اسے بدلے کے طور پر جنت میں دیدار الٰہی نصیب ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے '

هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ (الرحمٰن:۶۰)

(احسان کا بدلہ احسان ہی ہے)

پس نمازی کو فجر کی نماز میں حاضری کے بدلے حضوری ملے گی، سجدوں کے بدلے دیدار الٰہی ملے گا اور عبادت کے بدلے معبود کی ملاقات نصیب ہوگی۔ نیند سے

ترستی ہوئی آنکھوں کے باوجود نماز فجر پڑھنے والوں کو دیدار الٰہی سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کی جائے گی۔ بخاری شریف کی روایت ہے:

انکم سترون ربکم عیانا فان استطعتم ان لا تغلبوا علی الصلوٰۃ قبل طلوع الشمس فافعلوا

(لوگو! تم اپنے رب کی زیارت سے مشرف کئے جاؤ گے۔ اس کے حاصل کرنے کا عمل یہ ہے کہ طلوع شمس سے پہلے والی نماز نہ چھوڑنا)

۱۲ ظہر کے وقت نماز کیوں فرض کی گئی؟

علمی نکتہ ۱ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابتدائے جوانی سے ہی معبود کی تلاش تھی۔ چنانچہ ستاروں کو آسمان پر جگمگاتے دیکھا تو کہنے لگے' یہ میرا رب ہے۔ جب تھوڑی دیر کے بعد چاند کو روشن دیکھا تو فرمایا' یہ میرا رب ہے۔ جب صبح کے وقت سورج کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا' یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے۔ جب سورج بھی ڈھلنے لگا تو آپ نے فرمایا'

لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ (الانعام:۷۶)

(میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

ساتھ یہ بھی فرمایا کہ

لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ (الانعام:۷۷)

(اگر میرا مولیٰ ہدایت نہ دے گا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا)

یہ بھی فرمایا'

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (الانعام:۷۹)

(میں اپنی توجہ کرتا ہوں آسمانوں اور زمین کی پیدا کرنے والے کی طرف اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں)۔

اللہ تعالیٰ کو ابراہیم علیہ السلام کا یہ موحدانہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس وقت کو اپنی عبادت کے لئے پسند فرمالیا۔ چونکہ مؤمنوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سچی محبت ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ

(بے شک لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیمؑ سے ان کو تھی جو انکے ساتھ تھے اور اس نبی ﷺ کو) (آل عمران: ۶۸)

پس اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر ظہر کی نماز فرض فرمادی۔

(علمی نکتہ ۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے مکہ مکرمہ سے منیٰ تک لے گئے۔ جب ذبح کے لئے لٹایا تو دوپہر ڈھل چکی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چار غم لاحق تھے۔

(۱) قربانی والا حکم الٰہی پورا ہو جائے

(۲) اسماعیل علیہ السلام نے چھوٹی عمر میں قربان ہونا پسند کرلیا۔ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے

(۳) سیدہ ہاجرہؓ پوچھیں گی تو کیا جواب دوں گا۔

(۴) سیدہ ہاجرہؓ اکیلی مکہ مکرمہ میں کیسے رہے گی۔

جب اللہ تعالیٰ نے دنبے کی قربانی کے ذریعے چاروں غم دور کردیئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شکرانے کے چار نوافل ادا کیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو اتنا پسند فرمایا کہ امت محمدیہ ﷺ پر ظہر کی چار رکعت فرض فرمادی۔

(علمی نکتہ ۳) دنیا میں سورج سب سے زیادہ روشن ستارہ ہے۔ اس کی پوجا کی جاتی

رہی ہے۔ سورج پرست لوگ سورج کے طلوع ہونے پر اسکی عبادت کرتے تھے اور دوپہر کو جب سورج کی دھوپ اپنے عروج پر پہنچ جاتی تھی اس وقت اسکی عبادت کرتے تھے۔ پروردگار عالم نے پسند کیا کہ جب سورج ڈھل جائے یعنی اسکی تمازت زوال پذیر ہو جائے اس وقت اللہ تعالی کی عبادت کی جائے تا کہ یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے کہ معبود حقیقی وہ ہے جس کا کمال لازوال ہے۔

علمی نکتہ ۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مجالس سنیہ میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ یہودیوں کے ایک گروہ نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ بتایئے پانچ وقت میں پانچ نمازیں فرض ہونے میں کیا حکمت ہے؟ اسکا جواب نبی مرسل کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اما الظهر فان لله ملائكة فاذا زاغت الشمس يسبح كل ملك فامر الله تعالىٰ بالصلوٰة فى ذالك وتفتح فيه ابواب السماء ويستجاب فيه الدعاء .

(جب سورج کی روشنی زوال پذیر ہوتی ہے تو فرشتے اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالی نے نماز کا حکم دیا۔ آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں)

ظہر کی نماز اس لئے فرض ہوئی کہ نمازیوں کو ملائکہ کے ساتھ عبادت کی مناسبت ہو جائے اور ان کی دعائیں قبول ہو سکیں۔

علمی نکتہ ۵ ظہر کے وقت جہنم کی آگ بھڑکائی جاتی ہے اس میں ایندھن ڈالا جاتا ہے۔ جوش و خروش کی وجہ سے جہنم سے آواز نکلتی ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ . اَلَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

(وہ مومن فلاح پا گئے جو خشوع سے نماز ادا کرتے ہیں) (المومنون:۲)

اللہ تعالیٰ نے مومنین پر ظہر کی نماز فرض فرمائی تا کہ ان کو جہنم سے نجات مل جائے۔ حدیث پاک میں ہے

فمن صلها حرم الله جسده على النار

(جس نے ظہر کی نماز ادا کی اللہ تعالیٰ اسکے جسم پر جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں)

۱۳ عصر کے وقت نماز کیوں فرض ہوئی؟

علمی نکتہ ۱ حضرت آدم علیہ السلام نے عصر کے وقت گندم کا دانہ کھایا تھا جسکی وجہ سے دنیا کے قید خانے میں بھیج دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نماز فرض کر دی تا کہ اس نماز کی برکت سے امت قید خانے سے نکل کر واپس اپنے گھر (جنت) جانے کی حقدار بن جائے۔

علمی نکتہ ۲ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں گرفتار ہوئے تو چار اندھیروں کیوجہ سے گھبرا گئے۔

(۱) رات کا اندھیرا

(۲) بادلوں کا اندھیرا

(۳) دریا کا اندھیرا

(۴) مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا

انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء:۸۷)

(تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں)

اللہ تعالیٰ کو یہ فریاد پسند آئی چنانچہ ان کو قید سے نجات مل گئی۔ حضرت یونس علیہ السلام نے عصر کے وقت قید سے رہا ہونے پر شکرانے کے طور پر چار رکعت نماز ادا کی۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ پر یہ نماز فرض فرما دی تا کہ نماز عصر ادا کرنے والوں کو چار اندھیروں سے نجات عطا کروں۔

(۱) جہالت کا اندھیرا

(۲) کفر کا اندھیرا

(۳) قبر کا اندھیرا

(۴) قیامت کے دن کا اندھیرا

خوشخبری ہے نماز عصر ادا کرنے والوں کے لئے کہ جن پر یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ والا قول صادق آتا ہے۔

علمی نکتہ ۳ عصر کا وقت اہل دنیا کے لئے اپنے کام سمیٹنے کا وقت ہوتا ہے۔ اکثر لوگ مشغولیت کی وجہ سے غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ پر عصر کی نماز فرض فرمائی تا کہ اپنے پروردگار کو یاد کریں اور اسکی رحمتوں سے دامن بھریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (البقرہ: ۲۳۸)

(نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص عصر کی نماز کی)

آج مومن دنیا کی نعمتوں کو ٹھکرا کر نماز میں مشغول ہو رہے ہیں اس کے بدلے کل قیامت کے دن جنت کی نعمتوں کے حقدار بنا دیے جائیں گے۔

علمی نکتہ ۴ حدیث پاک میں آیا ہے کہ انسان کے افعال کی نگرانی کرنے والے دن رات کے فرشتے عصر کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

تجمع ملائکة اللیل وملائکة النہار فی صلوٰة العصر

(دن رات کے فرشتے عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں)

سبحان اللہ۔ جن فرشتوں نے انسان کو مفسد اور خونریز کہہ کر جہان بھر کے الزامات ان کے سر تھوپ دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کی زبان سے مؤمن کو عابد۔ زاہد اور نمازی کہلواتے ہیں۔ پھر تمام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ مؤمنین کی مغفرت کے لئے دعا کرو۔

حدیث پاک میں ہے۔

فلا یبقیٰ ملک فی السمٰوٰت والارض الا استغفر لھم ومن استغفر لھم الملائکة لم اعذبه

[آسمانوں اور زمین میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں ہوتا جو ان کے لئے استغفار نہ کرے اور جس کے لئے فرشتے استغفار کریں گے اسے عذاب نہ دیں گے]

اللہ تعالیٰ کی شان کریمی دیکھیے کہ کہ جس گروہ نے بنی آدم کو گنہگار کہا۔ ان کی زبان سے استغفار کروایا۔ پھر اس استغفار کو بہانہ بنا کر اپنے فضل و کرم سے گنہگار بندوں کے گناہوں کو معاف کر دیا۔

نکتہ ۵ قبر میں جب نکیرین سوال کے لئے آتے ہیں تو مؤمن کو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا عصر کی نماز کا وقت ہے۔ چونکہ عصر کی نماز پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا عادی تھا لہٰذا اس وقت نکیرین کے سوالوں کا جواب آسان ہو جاتا ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ ماحول کو دیکھ کر بھولی ہوئی باتیں بھی یاد آ جاتی ہیں۔ مؤمن دیکھے گا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تو اس کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف جائے گی۔ جب منکر نکیر پوچھیں گے کہ من ربک تو وہ بآسانی کہہ سکے گا ربی اللہ۔ شریعت میں عصر

سے مغرب ذکر الٰہی میں مشغول رہنے میں کتنی حکمت ہے۔

۱۳ مغرب کے وقت نماز کیوں فرض کی گئی؟

علمی نکتہ ۱ حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا کی ملاقات جبل رحمت پر مغرب کے وقت ہوئی۔ دونوں کی توبہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے توبہ قبول ہونے پر شکریہ کے طور پر نماز ادا کی۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ کے لئے مغرب کی نماز فرض فرمائی تاکہ جو آدمی نماز مغرب ادا کریگا اس کے دن بھر کے گناہوں کو معاف کر دیا جائیگا۔

علمی نکتہ ۲ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دو الزام لگائے کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں اور خدا ہیں۔ بی بی مریم پر ایک الزام لگایا کہ وہ خدا کی بیوی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دو الزاموں سے براءت کے طور پر دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ بی بی مریم نے ایک رکعت پڑھ کر معافی مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے مغرب کے وقت ان الزاموں سے بری قرار دے دیا۔ مغرب کی تین رکعت امت محمدیہ ﷺ پر فرض فرمائی تاکہ جو شخص مغرب کی نماز ادا کریگا قیامت کے دن ہر الزام سے بری کر دیا جائیگا۔

علمی نکتہ ۳ مغرب کے وقت سورج غروب ہوا۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ ایک طرف انسان کو اندھیرے میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ دوسری طرف موذی جانوروں سے خطرہ۔ دشمنوں سے خطرہ۔ حفاظت کی صورت کیا ہو؟ اس مشکل کا ایک ہی حل ہے کہ اپنے آپ کو مالک و خالق اور حافظ و ناصر کے سپرد کر دے کہ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (یوسف:۶۴)۔ مومن پر مغرب کی نماز فرض کر دی گئی تاکہ یہ نماز پڑھ کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے اس طرح سپرد کر دے جس طرح کہ

ست زندہ۔ بقول شخصے:

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

معنی نکتہ۴ مغرب کے وقت دن ختم ہوا۔ حق بنتا ہے کہ مؤمن دن بھر کی نعمتوں کا بارگاہ الٰہی میں شکریہ ادا کرے۔ پروردگار عالم نے نماز فرض فرمادی تاکہ مؤمن نماز ادا کرے گا تو میں اسے اپنے شکر گزار بندوں میں شامل کر کے اپنی نعمتوں میں اضافہ کروں گا۔

معنی نکتہ۵ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد سے کئی سال جدا رہے۔ جب قاصد مغرب کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کا جبہ لایا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر لگانے سے بینائی واپس آگئی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو تین خوشیاں نصیب ہوئیں۔

(۱) بصارت واپس ملنے کی خوشی۔

(۲) حضرت یوسف علیہ السلام کی جان سلامت ہونے کی خوشی۔

(۳) حضرت یوسف علیہ السلام کے ایمان سلامت ہونے کی خوشی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے شکریہ کے طور پر تین رکعت ادا کیں۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مغرب کی نماز فرض فرمادی تاکہ جو اسے باقاعدگی سے پڑھے گا اسے قیامت کے دن اپنے ''یوسف'' (محبوب حقیقی) سے ملاقات نصیب ہوگی۔

⑮ عشاء کے وقت نماز کیوں فرض کی گئی؟

معنی نکتہ۱ عشاء کے وقت کا اندھیرا قبر اور قیامت کے اندھیرے سے مشابہت رکھتا ہے۔ عشاء کی نماز فرض ہوئی تاکہ ظلمت نور سے بدل سکے۔ حدیث پاک میں ہے الصلوۃ نور (نماز نور ہے) جو شخص عشاء کی نماز اہتمام سے پڑھے گا رزقہ اللہ نورا فی قبرہ (اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو منور کر دیں گے) حدیث پاک میں ہے۔

بشر المشائین فی الظلمات الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ

(اے محبوب! اندھیرے میں چل کر مسجد جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنا دیجئے)۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى (الزمر ۴۲)

[اللہ تعالیٰ مرنے والوں کی روحیں قبض کرتا ہے جنکی موت نہیں وہ سوتے وقت مرنے کی صورت ہوتا ہے۔ پھر جس کی اجل آ گئی وہ سوتے سوتے مر گیا جس کی زندگی تھی وہ اٹھ بیٹھا]

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سوتے سوتے بھی ایک قسم کی موت آتی ہے ضروری ہے کہ سونے سے پہلے عبادت الٰہی کر کے اپنے گناہوں کو بخشوائیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عشاء کی نماز فرض فرمائی۔ نبی علیہ السلام عشاء کی نماز کے بعد دنیاوی باتیں کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ حدیث پاک میں ہے

لا سمر بعد العشا (عشا کے بعد باتیں نہ کرو)

کیا خبر اس رات موت آنی ہو تو اگر آخری عمل نماز ہوگا تو قیامت کے دن نماز پڑھتے اٹھے گا۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص احرام کی حالت میں اونٹ سے گر کر مرا۔ وہ قیامت کے دن اسی طرح لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

علمی نکتہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لیکر نکلے تو فرعون نے وعدہ خلافی کرتے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

ساتھیوں نے کہا:

إِنَّا لَمُدْرَكُونَ (ہم تو پکڑے گئے)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ (میرے ساتھ میرا رب ہے وہ مجھے راہ بتائے گا)

اللہ رب العزت نے مدد فرمائی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی پار اتر گئے۔ فرعون اور اس کا لشکر غرق ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چار خوشیاں ملیں۔

(۱) اپنی جان سلامت رہی۔

(۲) بنی اسرائیل کے لوگ سلامت رہے۔

(۳) فرعون غرق ہوا۔

(۴) فرعون کے مددگار غرق ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے شکرانے میں عشاء کے وقت چار رکعت نماز پڑھی۔ امت مسلمہ چونکہ تمام انبیاء کے کمالات کی جامع ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے چار رکعت نماز فرض کر دی۔

صوفی نکتہ نبی علیہ السلام کو معراج عشاء کے بعد نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ پر عشا کی نماز فرض فرما دی تاکہ ہر ایک کو اس کے درجے کے مطابق روحانی معراج حاصل ہو سکے۔ ارشاد فرمایا

الصلوٰۃ معراج المؤمن (نماز مومن کی معراج ہے)

نماز کی کیفیت کے متعلق فرمایا

ان تعبدو الله کانک تراہ

(تو عبادت ایسے کر جیسے کہ تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے)

علمی نکتہ ۵ فجر سے مغرب تک کے تمام اوقات میں جس طرح مومن اللہ رب العزت کی عبادت کرتے ہیں اسی طرح مشرک بھی اپنے معبود کی پرستش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند فرمایا کہ ایک ایسا وقت ہو جس میں کوئی مشرک بھی اپنے معبود کی پرستش نہ کرے۔ فقط مومن ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہوں۔ چنانچہ عشاء کی نماز فرض فرما دی۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک رات نبی علیہ السلام نے عشا کی نماز کے لئے آنے میں دیر لگائی۔ لوگوں پر نیند غالب آنے لگی۔ جب نبی علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے نماز پڑھ کر فرمایا۔

ابشروا ان من نعمته الله عليكم انه ليس احد من الناس يصلي هذه الساعة غيركم

[لوگو خوش ہو جاؤ، یہ اللہ تعالیٰ کی تمہارے اوپر نعمت ہے کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی اور اللہ کی عبادت نہیں کرتا]

پس عشا کی نماز پڑھنے والوں کو غافلین میں بیٹھ کر ذکر کرنے کا رتبہ حاصل ہوگا۔

⑯ نماز کی رکعتیں دو دو تین تین چار چار کیوں ہیں؟

علمی نکتہ ۱ اللہ تعالیٰ نے انسان کو حواس خمسہ عطا فرمائے تاکہ دنیاوی، مادی، جسمانی نعمتوں سے لطف اندوز ہو سکے۔ پھر ان نعمتوں کی شکر گزاری کے لئے مختلف حواس کے دائرہ عمل کے مطابق پانچ نمازیں عطا فرمائیں اور نمازوں کی رکعتیں متعین فرمائیں۔ مثلاً

قوت شامہ: اس سے خوشبو اور بدبو کا پتہ چلتا ہے۔ چونکہ اس سے دو کام لئے جاتے ہیں لہٰذا فجر کی دو رکعتیں فرض ہوئیں تاکہ اس نعمت کا شکریہ ادا ہو سکے۔

قوت لامسہ: اس سے چار کام لئے جاتے ہیں۔

(۱)سردی کا پتہ چلانا (۲) گرمی کا پتہ چلانا (۳) چیز کی نرمی کا پتہ چلانا

(۴) چیز کی سختی کا پتہ چلانا۔

ظہر کی نماز کی چار رکعتیں فرض ہوئیں تا کہ اس نعمت کا شکر ادا ہو سکے۔

قوت ذائقہ: زبان چار قسم کا ذائقہ معلوم کر سکتی ہے

(۱) میٹھا (۲) کڑوا (3) نمکین (۴) ترش

اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے عصر کی چار رکعتیں فرض ہوئی۔

قوت باصرہ: انسان کی آنکھ ایک وقت میں تین طرف دیکھ سکتی ہے

(۱) سامنے (۲) دائیں (۳) بائیں (پیچھے دیکھنے سے قاصر ہے)

تینوں طرف اوپر سے نیچے تک دیکھ سکتی ہے۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے مغرب کی تین رکعتیں فرض فرمائیں۔

قربان جائیے پروردگار عالم کی رحمتوں پر کہ جسکی وجہ سے نعمتوں کا شکر ادا کرنا آسان ہو گیا۔ ورنہ تو انسان ساری زندگی اپنا سر سجدے میں ڈال کر پڑا رہے تو بھی نعمتوں کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

نکتہ نمبر ۲ اللہ تعالی نے انسان کو مٹی سے بنایا۔ اب نہ تو مٹی میں پرواز کرنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی انسان کو پر عطا ہوئے کہ جن کے ساتھ انسان پرواز کر سکے۔ پروردگار عالم چاہتے تھے کہ انسان کو جسمانی پرواز تو نہیں ملی روحانی پرواز نصیب ہونی چاہیے۔ تاکہ یہ عالم ملکوت کے انوار و برکات سے جھولیاں بھر سکے۔ اس لئے پانچ نمازیں فرض فرمادیں جن سے فرشتوں کے ساتھ عبادت والی مناسبت حاصل ہوگی۔ کیونکہ فرشتوں کے دو دو تین تین اور چار چار پر ہیں جن سے وہ پرواز کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ (فاطر:۱)

(ملائکہ کو رسول بنایا اور دو دو۔ تین تین۔ چار چار پر عطا فرمائے)

اللہ تعالیٰ نے بھی فرض نمازوں کی رکعتیں دو دو۔ تین تین۔ اور چار چار مقرر فرمائیں تا کہ انسان روحانی پرواز کر سکے۔

۱۷ نماز کے اندر سات فرائض کیوں ہیں؟

علمی نکتہ ۱ فرشتے اپنی عبادت کے اعتبار سے سات جماعتوں میں تقسیم ہیں۔

(۱) عرش الٰہی اور بیت المعمور کا طواف کرتے ہوئے تسبیح، تحمید اور تکبیر کہنا۔

(۲) مومنوں کے لئے استغفار کرنا، ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنا یا ان کی دعاؤں پر آمین کہنا۔

(۳) قرآن مجید پڑھنے والوں کا قرآن سننا یا مجالس ذکر اور وعظ و نصیحت میں شامل ہونا۔

(۴) قیام کی حالت میں عبادت کرنا

(۵) رکوع کی حالت میں عبادت کرنا۔

(۶) سجدے کی حالت میں عبادت کرنا۔

(۷) التحیات کی حالت میں عبادت کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے نماز میں سات فرض مقرر فرما دیئے تا کہ ملائکہ کی تمام عبادات کے ساتھ مناسبت تامہ حاصل ہو سکے۔

علمی نکتہ ۲ انسان کو ظاہری طور پر سات اعضاء سے راحت اور لذت ملتی ہے۔

(۱) ہاتھ (۲) پاؤں (۳) آنکھ (۴) زبان (۵) ناک

(۶) شرمگاہ (۷) دماغ

ان سات راحتوں کے بدلے نماز میں سات فرض مقرر ہوئے تاکہ اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا ہوسکے۔ جس طرح ظاہری اعضاء میں اتحاد ہے کہ ایک کی تکلیف سے سب کی راحت ختم ہوجاتی ہے اسی طرح فرائض میں اتصال ہے۔ ایک فرض چھوٹنے پر نماز باطل ہوجاتی ہے۔

علمی نکتہ ۳ انسان سات چیزوں سے مل کر بنتا ہے

(۱) گوشت (۲) پٹھے (۳) رگیں (۴) خون (۵) ہڈیاں

(۶) مغز (۷) جلد

ان تمام اعضاء کے شکریہ کے طور پر نماز میں سات فرض مقرر کیے گئے۔

علمی نکتہ ۴ جہنم کے سات دروازے ہیں ارشاد باری تعالی ہے لھا سبعة ابواب (جہنم کے سات دروازے ہیں) اللہ تعالی نے نماز میں سات فرض مقرر فرمائے تاکہ نمازی آدمی جہنم کے ساتوں دروازوں سے بچ جائے یعنی نجات پاجائے۔

۱۸ دن رات کی نمازوں میں سترہ رکعتیں فرض کیوں ہیں؟

علمی نکتہ ۱ معراج کی رات نبی علیہ السلام کو سترہ نعمتیں ملیں

(۱) مسجد اقصی کو دیکھا۔

(۲) پیغمبروں کی امامت۔

(۳ تا ۹) ساتوں آسمان کی سیر کی۔

(۱۰) ملائکہ مقربین سے ملاقات کی۔

(۱۱) جہنم کی سیر۔

(۱۲) جنت کی سیر۔

(۱۳) لوح قلم کو دیکھا۔

(۱۴) عرش کی سیر۔

(۱۵) کرسی کی سیر۔

(۱۶) سدرۃ المنتہیٰ کی سیر۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ کا دیدار۔

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ پر دن رات میں سترہ رکعتیں فرض فرمائیں تاکہ مؤمن کو ان کے ذریعے سے روحانی معراج نصیب ہو سکے۔

علمی نکتہ ۲ دن رات کی نمازوں میں سترہ رکعتیں فرض ہیں اور ہر رکعت کے سات فرائض ہیں یہ ملکر چوبیس ہوئے۔ پس جو انسان انہیں اچھی طرح ادا کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے چوبیس گھنٹوں کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔ حدیث پاک میں ہے۔

الصلوات الخمس کفارة لما بینهن

[پانچوں نمازیں کفارہ ہیں (ساری زندگی کے) درمیانی وقت کا]

⑨ نماز میں قبلہ کی طرف توجہ کیوں ضروری ہے؟

علمی نکتہ ۱ نماز میں قبلہ کی طرف توجہ کرنے سے مرکزیت اور وحدت نصیب ہوتی ہے۔ اگر چاروں طرف نماز پڑھنے کی اجازت ہوتی تو ہر شخص کا رخ جدا جدا ہوتا، نہ جماعت ہو سکتی، نہ امام ہوتا، نہ امت میں مرکزیت ہوتی بلکہ ہر طرف انتشار ہی انتشار ہوتا۔

اگر بالفرض قبلہ کی سمت ہی نہ متعین کی جاسکتی تو نمازی کے لئے یکسوئی سے نماز پڑھنا مشکل ہو جاتا۔ انسان تذبذب کا شکار رہتا۔ جذبہ محبت اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یا تو محبوب سامنے ہو یا محبوب کی کوئی نشانی سامنے ہوتا کہ دل کو سکون ملے۔

شاید اسی لئے شاعر نے کہا۔

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبیں نیاز میں

کعبۃ اللہ درحقیقت بیت اللہ ہے شعائر اللہ میں سے ہے لہٰذا اس کی طرف توجہ کرنے سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایک سائل کسی بڑے شہنشاہ کے دربار میں حاضر ہے۔ اس کے سامنے آداب بندگی بجالا رہا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

الساجد یسجد علی قدمی اللہ

(سجدہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے)

علمی نکتہ کبریائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کو بجتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ

(بڑائی میری چادر ہے)

اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ مخلوق کے دل سے تکبر نکل جائے اور عاجزی آجائے۔ فرشتوں نے تخلیق آدم کے وقت اپنے آپ کو اعلیٰ سمجھا۔ اللہ تعالیٰ نے ''انا'' توڑنے کے لئے حکم فرمایا کہ آدم علیہ السلام کی طرف سجدہ کرو۔ جس نے سجدہ نہ کیا وہ ہمیشہ کے لئے مردود ہوا۔ اب آدم علیہ السلام کے دل میں خیال پیدا ہوسکتا تھا کہ میں مسجود الملائکہ ہوں۔ ان کی ''انا'' توڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ مٹی پتھر کے گھر کی طرف سجدہ کرو۔ معلوم ہوا کہ اصلی مقصود حکم الٰہی کو پورا کرنا ہے۔

یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ اگر کوئی شخص یہ نیت کرے کہ میں کعبہ کو سجدہ کرتا ہوں تو درمختار میں لکھا ہے کہ وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔ ہم نے پتھر کو نہیں پوجنا بلکہ پروردگار کے حکم کو پورا کرنا ہے۔ اپنی ''انا'' کو توڑنا ہے۔

⑤ قبلہ بدلنے میں کیا حکمت ہے؟

علمی نکتہ ۱ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے فرشتوں کے ذریعے بیت اللہ کو تعمیر کروایا۔ جب آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو انہوں نے پرانے نشانات پر نئے سرے سے عمارت بنائی۔ جب حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں طوفان کی وجہ سے اس کی عمارت ٹوٹ گئی تو حضرت نوح علیہ السلام نے اسکی مرمت کر دی۔ وقت کے ساتھ ساتھ عمارت پھر گر گئی۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کی۔ جب بنی اسرائیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خصوصی نعمتوں کا وعدہ فرمایا تو جہاں ان میں ۷۰ ہزار انبیاء کو بھیجا۔ کھانے کے لئے من وسلویٰ دیا۔ وہاں ان کے لئے خاص قبلہ عطا کیا۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کو بنایا۔ بنی اسرائیل کے انبیاء اسی طرف رخ کر کے عبادت کرتے رہے۔

جب نبی علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے بھی کچھ عرصہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی تمنا تھی کہ آپ کو بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہو جائے۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے آپ کی مراد پوری فرما دی۔ پس نبی علیہ السلام کو ''نبی القبلتین'' ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ بیت المقدس کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنوایا تھا۔ جبکہ بیت اللہ کو پانچ پیغمبروں (حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے بنایا ہے۔

معلوم ہوا کہ دنیا میں جو سعادتیں مختلف انبیاء کو جزوی طور پر ملی تھیں وہ سب کی سب نبی علیہ السلام کو کلی طور پر حاصل ہوئیں۔

نماز تکبیر تحریمہ سے کیوں شروع ہوتی ہے؟

علمی نکتہ

دنیا کے بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب وہ عوام کے سامنے جلوہ افروز ہونے لگیں تو پہلے مجمع اکٹھا ہوتا ہے۔ پھر جب بادشاہ آنے والا ہوتا ایک کارندہ اونچی آواز سے کہتا ہے باادب...... باملاحظہ...... ہوشیار...... یہ الفاظ سنتے ہی سب لوگ مؤدب ہوکر بادشاہ کا استقبال کرتے ہیں۔

نماز میں مؤمنین کے سامنے ذات الٰہی خود جلوہ گر ہوتی ہے۔ لہٰذا نماز شروع ہونے سے پہلے سب نمازی صفیں بنا کر سلیقے طریقے سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر امام بلند آواز سے اللہ اکبر کے الفاظ کہتا ہے تا کہ عظمت الٰہی کا استحضار حاصل ہو۔ مقتدی بھی اللہ اکبر کے الفاظ کہہ کر ادب سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ غلاموں کی طرح ہاتھ باندھے ہوئے۔ نگاہیں جھکائے ہوئے۔ دل پر عظمت الٰہی کا خیال ہوتا ہے چہرے پر خوف کے آثار ہوتے ہیں۔ اور زبان سے سبحانک اللھم کے الفاظ سے شہنشاہ عالم حقیقی کی تعریفیں کرنے لگ جاتے ہیں۔

تکبیر کے وقت ہاتھ کیوں کانوں تک اٹھائے جاتے ہیں؟

علمی نکتہ ۱ ہاتھ کانوں کی لو تک اس لئے بلند کئے جاتے ہیں تا کہ قول و فعل کے درمیان مطابقت ہو جائے۔ زبان سے اللہ اکبر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی شان کا اظہار کیا اور دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھا کر اس کے عالی مکان ہونے کا اشارہ کیا۔ پس ہمارا پروردگار بڑا عالی شان اور عالی مکان والا ہے۔

علمی نکتہ ۲ انسان کسی چیز سے لاعلمی ظاہر کرنے کے لئے کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔

واقعہ افک میں سیدہ عائشہؓ کے بارے میں نبی علیہ السلام نے سیدہ زینب سے تحقیق کرنی چاہی تو انہوں نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

اعمی سمعی وبصری ان اقول ما لیس لی بہ علم

(میں اپنے کان اور زبان بچاتی ہوں ایسی بات کہنے سے جسکا مجھے علم نہیں)

اسی طرح مؤمن نماز میں جب اللہ اکبر کہتا ہے تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھا
اپنی لاعلمی کا اقرار کر لیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمتیں ہماری سوچ اور
سے بھی بلند و بالا ہے۔

علمی نکتہ ڈوبنے والا بندہ بچاؤ کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے۔ مؤمن جب
کے دریا میں ڈوب رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچا تو ہاتھ اٹھائے تاکہ پروردگار
مددگار بن جائے اور اسے حب دنیا کے دریا سے بحفاظت کنارے لگا دے۔

علمی نکتہ ہاتھ مظہر طاقت ہوا کرتے ہیں۔ اسی لئے لوگ بات کرتے ہوئے محاورے
استعمال کرتے ہیں۔ "فلاں کے ہاتھ مضبوط کرو" اس سارے معاملے کے پیچھے
"فلاں کا ہاتھ" نظر آتا ہے۔ اس آدمی کے "ہاتھ بڑے لمبے" ہیں۔ میں اس شخص
"مضبوط ہاتھ" کا شکنجہ کس دوں گا۔ ہاتھوں میں ہاتھ دو "فلاں" کا ساتھ دو۔
نے "آہنی ہاتھوں" سے چوروں کو جکڑ لیا۔ فلاں شخص پھر "ہاتھ دکھا" گیا۔ آپ کو
کام میں "ہاتھ ڈالنے" سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔ فلاں شخص بڑا کاریگر ہے
"ہاتھ بہت صاف" ہے۔ جو لوگ میرے ساتھ متفق ہیں وہ "ہاتھ کھڑے" کریں
ہم تو فلاں کو "ہاتھ نہیں لگائیں گے"۔ ہم فلاں کام سے عاجز ہیں بھئی "ہمارے
کھڑے ہیں"۔

اللہ رب العزت نے نماز کی ابتدا میں ہی اپنے بندوں کے ہاتھ کھڑے

دیئے تاکہ پتہ چل جائے کہ بندوں نے ''بے کسی'' کے ہاتھ اٹھا کر اپنی عاجزی کا اظہار کر دیا۔ ویسے ہی جب کوئی مدمقابل پر غالب آتا ہے تو کہتا ہے ''Hands up'' ہاتھ کھڑے کرو۔ پس بندوں نے بھی اپنے پروردگار کے غلبے کو تسلیم کر کے ہاتھ کھڑے کئے اور زبان سے اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھوں سے بھی اشارہ کیا کہ ''لا غالب إلا الله''

علمی نکتہ ۵ انسان جب کسی چیز کے حسن و جمال کو دیکھتا ہے تو بے اختیار ہاتھ اٹھا دیتا ہے۔ مؤمن نے نماز کی نیت کرتے وقت جب مولیٰ کے حسن و جمال کی تجلیات دیکھیں تو حیران و متعجب ہو کر ہاتھ کھڑے کر دیئے کہ اے حسن کے پیدا کرنے والے! تیرے حسن و جمال کا کیا عالم ہے۔

اوجز المسالک میں ہاتھ اٹھانے کی دس حکمتیں لکھی گئیں ہیں۔

نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے میں کیا حکمت ہے؟

علمی نکتہ

عدالت میں جج کے سامنے مجرم کو پیش کیا جائے تو ہاتھ ہتھکڑیوں سے بندھے ہوتے ہیں مؤمن نماز کی حالت میں اپنے آپ کو گنہگار مجرم کی طرح سمجھتا ہے اور شہنشاہ حقیقی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے۔ یہی ادب سے زیادہ قریب ہے تاکہ اس کی رحم کی اپیل منظور ہو کر رہائی ہو جائے۔

نماز کے شروع میں ثناء کیوں ہے؟

علمی نکتہ

جب کسی شخص کو دربار شہنشاہی میں حاضری کی اجازت مل جائے تو وہ گفتگو کی

ابتدا میں چند تمہیدی کلمات کے ذریعے بادشاہ کے القاب و آداب بیان کرتا ہے۔ ثناء انہی القاب و آداب کا مجموعہ ہے۔ فقط الفاظ کے ترجمے پر غور کیجئے۔

سبحانک اللھم

یا اللہ تیری پاکی بیان کرتا ہوں کہ تو ہر عیب سے پاک ہے ہر برائی سے دور ہے

وبحمدک

جتنی تعریف کی باتیں ہیں اور جتنے بھی قابل مدح امور ہیں وہ سب تیرے لئے ثابت ہیں۔

وتبارک اسمک

تیرا نام بابرکت ہے، ایسا بابرکت کہ جس چیز پر تیرا نام لیا جائے وہ بھی بابرکت ہو جاتی ہے۔

وتعالیٰ جدک

تیری شان بہت بلند ہے، تیری عظمت سب سے بالاتر ہے۔

ولا الہ غیرک

تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، نہ کوئی ذات پرستش کے لائق ہے نہ ہوگی۔

دیکھئے کہ ہر ہر کلمے میں کس قدر جامع الفاظ میں اللہ جل شانہ کے تسبیح و تقدیس پر مبنی القاب بیان کیے گئے ہیں۔

(۲۵) نماز میں الحمد کیوں پڑھی جاتی ہے؟

علمی نکتہ نمازی ثناء پڑھ کر تمہیدی کلام کر لیتا ہے تو پھر آمدم برسر مطلب کے طور پر اپنی فریاد باضابطہ طور پر پیش کرتا ہے۔ سورۃ فاتحہ اسکا حسین اور انمول نمونہ ہے۔ بندے اور پروردگار کے درمیان ہمکلامی کا شاہکار ہے۔

	مقصود	بندے کا کلام	پروردگار عالم کا کلام
۱	اپنے قدیمی نمک خوار ہونے کا اعتراف	اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے	حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ (بندے نے میری تعریف کی)
۲	سرکار عالیہ کے مہربان ہونے کا اعتراف	اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (رحمان ہے، رحیم ہے)	اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ (بندے نے میری ثناء بیان کی)
۳	عدالت عالیہ کے بااختیار ہونے کا اعتراف	مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ مالک ہے روز جزا کا	مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ (بندے نے میری بزرگی بیان کی)
۴	اپنا غلام ہونے اور آقا سے مدد ملنے کا اعتراف	اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں	ھٰذَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِیْ فَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ (یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، میرے بندے نے جو مانگا ملے گا)
۵	مقصود اصلی بیان کیا، گناہوں سے جان چھڑایئے	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہمیں سیدھے راستے کی رہنمائی فرمایئے	فَھٰؤُلَاءِ لِعَبْدِیْ وَ لِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ یہ میرے بندے کیلئے ہے اور میرے بندے کیلئے وہی ہے جو اس نے مانگا۔
۶	انبیاء اور اولیاء کا ساتھ عطا کیجئے	صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ کا انعام ہوا	
۷	یہود و نصاریٰ کے ساتھ جہنم جانے سے بچایئے	غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر آپ کا غضب ہوا وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور نہ ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہوئے	

عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنی فریاد پیش کرنے سے عرض قبول ہوئی۔ مراد مل گئی۔

(۸) الحمد شریف کے بعد صورت ملانے میں کیا حکمت ہے؟

علمی نکتہ سورۃ فاتحہ پڑھنے سے نمازی کی درخواست قبول ہو گئی۔ عدالت عالیہ نے پچھلی غلطیاں معاف کر دیں۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کی تلقین کی اور چاہا کہ قرآن مجید کی تلاوت سے دستور العمل سن لو۔ اس لئے کہ قرآن مجید دستور حیات ہے۔ ضابطہ حیات ہے بلکہ پوری انسانیت کیلئے آب حیات ہے۔

(۹) رکوع میں جھکنے میں کیا حکمت ہے؟

علمی نکتہ ۱ نمازی نے جب آئندہ کا دستور العمل سنا تو فوراً سر تسلیم خم کر دیا۔ پیٹھ سامنے کر دی کہ آقا مجھ گنہگار کی کیا مجال میری کمر حاضر ہے۔ آپ جتنا چاہیں بوجھ رکھ لیں۔

علمی نکتہ ۲ نمازی رکوع میں زبان سے کہتا ہے

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم (تیری ذات پاک ہے۔ تیری سرکار بڑی ہے)

ارشاد ہوتا ہے اچھا ہم نے گناہوں کی گٹھری تمہاری کمر سے اتار دی۔ کنز العمال میں حضرت سلیمانؓ سے روایت ہے۔

جس وقت بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے سارے گناہ باندھ کر اس کے سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ جب انسان رکوع میں جاتا ہے تو وہ سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ پس نمازی جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

علمی نکتہ ۳ جب گناہوں کا بوجھ دور ہوا اور نمازی رکوع سے واپس قیام کی حالت

میں آیا تو اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (سن لیا مولیٰ نے جو اس کی جناب میں عرض کیا گیا)

۲۸ سجدہ کرنے میں کیا حکمت ہے؟

علمی نکتہ ۱ نمازی جب قومہ میں گناہوں کے بوجھ سے سبکدوش ہوا تو مولیٰ کی عنایات خاصہ نے اس کے دل کو احسان مندی اور احساس تشکر کے جذبات سے بھر دیا۔ پس مؤمن فرط محبت میں اپنے محبوب حقیقی کے قدموں میں جا پڑا۔ جامع الصغیر میں علامہ سیوطی نے روایت نقل کی ہے۔

ان الساجد یسجد فی قدمی الرحمٰن

(سجدہ کرنے والا رحمٰن کے قدموں پر سر رکھتا ہے)

حضرت مولانا یحییٰ سہارنپوری لمبا سجدہ کرنے کے عادی تھے۔ کسی طالبعلم نے پوچھا کہ اتنا لمبا سجدہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے سجدہ کی حالت میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا میں نے اللہ تعالیٰ کے قدموں پر سر رکھ دیا ہے میرا سر اٹھانے کو جی ہی نہیں چاہتا۔ بعض مشائخ سجدہ میں اکیس مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے عادی تھے۔

علمی نکتہ ۲ حدیث پاک میں ہے:

کما تموتون تحیون

[جس حال میں تمہیں موت آئے گی تم (روز محشر) اسی حال میں اٹھائے جاؤ گے]

لہٰذا جس شخص کو نماز کے سجدے میں موت آئے گی وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے کی حالت میں اٹھے گا، وہ کتنا خوش نصیب انسان ہوگا۔ ہر مؤمن کی تمنا ہونی چاہیے کہ سجدے کی حالت میں موت آئے۔ شاید اسی لئے شاعر نے کہا

ہے۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

علمی نکتہ ۳ حضرت آدم علیہ السلام نے سجدے میں سر جھکایا۔ اللہ تعالیٰ نے کھانا ان کے منہ تک پہنچایا۔ اکثر و بیشتر جاندار کھانے کے لئے اپنا سر جھکاتے ہیں تب کھانا نصیب ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے مؤمن نے چونکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکایا لہذا اللہ تعالیٰ نے اس کے سر کو یہ شرافت بخشی کہ دوسرے مقاصد کے لئے جھکنے سے روک دیا۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

علمی نکتہ ۴ بعض اولیاء جب سجدہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو پیار آتا ہے۔ زمین پر بھی اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

سنی نہ مصر و فلسطین میں وہ اذان میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشہ سیماب
وہ سجدہ روح زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

ایک دوسرے شاعر نے مضمون کو دوسرے الفاظ میں یوں باندھا ہے۔

نشان سجود تیری جبیں پر ہوا تو کیا
کوئی ایسا سجدہ کر کہ زمین پر نشاں رہے

علمی نکتہ ۵

اگر دل غیر اللہ کی محبت سے بھرا ہو تو سجدہ کے وقت زمین یوں کہتی ہے۔

؎ میں جو سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

سجدے کی لذت اس وقت نصیب ہوتی ہے جب انسان اپنے ظاہر و باطن کی یکسوئی سے سجدہ کرے۔ دل کہے

الٰھی سجدلک سوادی و خیالی

(اے اللہ میرے تن من بدن اور دل و روح نے آپ کو سجدہ کیا)

اگر یہ کیفیت نہ ہو تو بے ذوق سجدوں اور بے سرور نمازوں کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

؎ بہ زمیں چوں سجدہ کردم ز زمیں ندا برآمد
کہ مرا خراب کردی تو بسجدہ ریائی

[جب میں نے زمین پہ سجدہ کیا تو اس سے آواز آئی۔ او ریاء کے سجدہ کرنے والے! تو نے مجھے بھی خراب کر ڈالا]

علمی نکتہ ۲ قرآن مجید میں اصول بتا دیا گیا کہ

هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (اچھائی کا بدلہ اچھائی ہوتا ہے)

اس اصول کی بنا پر جب مؤمن نے سجدہ کیا سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اپنے پروردگار کی عظمتوں کا اقرار کیا تو پروردگار عالم نے مؤمن پر احسان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ آل عمران: ۱۳۹)

(اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم مؤمن ہو گے)

نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے کیوں ہیں؟

علمی نکتہ۱ جب مؤمن نے سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہا تو ہو سکتا تھا کہ اس کے دل میں خیال پیدا ہو کہ میں نے بندگی کا حق ادا کر دیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے دو سجدے کروائے تا کہ اپنی عبادت پر ناز پیدا نہ ہونے پائے۔ ویسے بھی پروردگار عالم کی ذات بندوں کے سجدوں سے بے نیاز ہے۔ بقول

کیا کیا نہ اپنے زہد و اطاعت پہ ناز تھا
بس دم نکل گیا جو سنا بے نیاز ہے

علمی نکتہ۲ دو سجدے کرنے میں فرشتوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ جب پروردگار عالم کے حکم پر فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تو ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی بارگاہ سے دھتکار دیا۔ فرشتوں نے اسکا براحشر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو دوسری مرتبہ سجدے میں جا گرے تا کہ اپنی بے کسی و عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی سربلندی و کبریائی کو اچھی طرح واضح کر دیں۔ اور شکر ادا ہو جائے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سجدہ کیا اور برے حشر سے بچ گئے۔ پہلا سجدہ اطاعت حکم خداوندی کا ہے اور دوسرا سجدہ لعنت خداوندی سے بچنے کی وجہ سے شکر کا سجدہ ہے۔

علمی نکتہ۳ مؤمن جب اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاتا ہے تو گویا اپنے آپ کو خاک میں ملا کر یہ اقرار کرتا ہے سبحان ربی الاعلیٰ۔ اے پروردگار عالم! میں آپ کے شایان شان عبادت نہیں کر سکتا، آپ نے مجھے خاک سے پیدا کیا، آپ میری تعریفوں سے زیادہ عظیم ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے بندے! اٹھ اور ساری دنیا کو دکھا کہ ہم نے تمہیں کس طرح خاک سے پیدا کیا لہٰذا مؤمن اللہ اکبر کہہ کر اٹھ بیٹھتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے بندے اس فانی دنیاوی زندگی پر مغرور نہ ہونا ہم تمہیں دوبارہ خاک میں ملائیں گے۔ ایک مرتبہ خاک میں مل کر دکھاؤ۔ پس مؤمن

اللہ اکبر کہہ کر دوسری مرتبہ سجدے میں جا گرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کریں گے۔ پس مؤمن اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے کہ گویا روزِ محشر اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اسی معرفت کی بنا پر باقی ارکان ایک ایک ہیں مگر سجدہ ہر رکعت میں دو مرتبہ ہے۔

علمی نکتہ ۴ عام دستور ہے کہ جس کام کو ایک دفعہ کرنے میں خوب مزہ آئے اسے دوسری دفعہ کر کے قندِ مکرر کا مزہ لیا جاتا ہے۔ مومن کو سجدے میں ایسا لطف ملا کہ بے اختیار دوسری مرتبہ بھی سجدے میں جا گرا۔

علمی نکتہ ۵ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب نماز فرض ہوئی تو اللہ رب العزت نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا تاکہ نبی علیہ السلام کو نماز پڑھنا سکھائیں۔ نبی علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس نماز میں دو سجدے ہر رکعت میں ادا کیے گئے۔ لہٰذا ہر رکعت میں دو سجدے کرنا فرض قرار دے دیا گیا۔

۵ جلسہ کرنے اور قومہ میں کھڑے ہونے میں کیا راز ہے؟

علمی نکتہ ۱ قومہ کہتے ہیں رکوع کے بعد تھوڑی دیر کے لئے قیام کی مانند کھڑا ہونا اور پھر سجدے میں جانا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ رکوع اور سجدے کا مزہ جدا جدا ہو جائے۔ دونوں میں واضح اور نمایاں فرق ہو جائے۔ اگر بالفرض رکوع سے ہی سجدے میں چلے گئے۔ رکوع سے واپس قیام کی طرف لوٹنا اور پھر سجدہ کرنے میں دونوں اعمال ایک دوسرے سے نمایاں ہو گئے۔ دو سجدوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ جلسہ میں بیٹھنے کی وجہ سے پہلے سجدے کے بعد دوسرے کا مزہ نمایاں ہو جاتا ہے۔ ایک وصل کے بعد تھوڑی دیر کا وقفہ دوسرے وصل کے مزے کو دوبالا کر دیتا ہے۔ عقلمندوں کے لئے اشارہ کافی ہے۔

علمی نکتہ: نماز کے ایک عمل سے دوسرے عمل میں منتقل ہوتے وقت تکبیر کہی جاتی ہے تاکہ مومن کی زبان سے بار بار اس حقیقت کا اظہار ہو کہ حق تعالیٰ ہماری عبادت سے بلند و بالا ہے۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کے الفاظ سے عظمت الٰہی کا بار بار اعتراف کیا گیا لہٰذا رکوع سے قومہ میں جاتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا گیا۔ یہ بھی لطف اور مزے کی بات ہے کہ جب امام نے کہا ''اللہ تعالیٰ حمد کرنے والے کی فریاد سنتا ہے'' تو مومن نے جواب میں کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ''اے پروردگار سب تعریفیں آپ کے لئے ہیں''۔

۳۶ لمبا قیام افضل ہے یا لمبا سجدہ افضل ہے؟

علمی نکتہ: طویل قیام کی فضیلت اس لئے ہے کہ مومن اس میں قرآن کی قراءت کر رہا ہوتا ہے اور قراءت قرآن مجید تمام ذکر و اذکار پر فضیلت رکھتی ہے۔ حدیث پاک کے مطابق نماز میں پڑھنے والے شخص کو ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں ملتی ہیں سو گناہ معاف ہوتے ہیں اور جنت کے سو درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت قاری کا قرآن نہایت توجہ کے ساتھ سنتے ہیں۔

طویل سجدے کی فضیلت اس لئے ہے کہ مومن اپنے نفس کو پامال کرتا ہے۔ پیشانی خاک پر ٹکا دیتا ہے پس اللہ تعالیٰ سے قریب جاتا ہے۔ قرآن میں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (العلق:۱۹) کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ سجدے سے قرب ملتا ہے۔ حدیث پاک سے بھی یہی مضمون ثابت ہے۔ نبی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نقل کیا یتقرب الی عبدی بالنوافل ۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب پاتا ہے۔ پس مشائخ کے دو انداز رہے ہیں بعض نے طویل قیام کو پسند کیا ہے اور بعض نے طویل سجدے کو پسند کیا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ انسان کی طبیعت کبھی طویل قیام

پسند کرتی ہے کبھی طویل سجدے کو پسند کرتی ہے۔

وللناس فی ما یعشقون مذاهب

(اور لوگوں کیلئے عشق میں کئی راستے ہوتے ہیں)

سجدے میں جانے کی ترتیب خاص کیوں ہے؟

علمی نکتہ

شریعت کا حکم ہے سجدے میں جاتے وقت نمازی پہلے اپنے گھٹنے زمین پر ٹکائے پھر ہاتھ زمین پر رکھے پھر پیشانی زمین سے لگائے بلا عذر اس کے برخلاف کرنا سخت مکروہ ہے۔ سجدے سے اٹھتے وقت اس کے برعکس اٹھے یعنی پہلے سر اٹھائے پھر ہاتھ پھر گھٹنے پھر کھڑا ہو جائے۔ معرفت اسکی یہ ہے کہ سجدے میں جانا موت اور فنا کی صورت ہے جبکہ قیام میں کھڑے ہونا زندگانی کی صورت ہے پس سجدے میں جاتے وقت کی ترتیب کو پسند کیا گیا اور قیام میں کھڑا ہوتے وقت زندگانی کی ترتیب کو پسند کیا گیا۔ تاکہ نمازی کے قیام وسجود کو اسکی زندگی اور موت کے ساتھ ظاہری باطنی مشابہت ہو جائے۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ موت کے وقت انسانی روح پہلے گھٹنوں پھر ہاتھوں اور آخر میں سر سے نکالی جاتی ہے۔ گویا پاؤں سے نکلنی شروع ہوئی اور بالآخر سر سے نکلی۔ جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں روح سر کی طرف سے ڈالی گئی تھی جو سینے اور ہاتھوں سے ہوتی ہوئی پاؤں تک پہنچی۔ پس سجدے میں جاتے وقت روح نکلنے کی ترتیب اور قیام میں کھڑے ہوتے وقت روح جسم میں ڈالنے کی ترتیب سے مشابہت ہے۔ سجدے میں جانا فنا ہے تو قیام میں کھڑے ہونا بقا ہے۔

ارکان نماز کی ترتیب خاص کیوں ہے یعنی پہلے قیام پھر رکوع پھر قومہ پھر سجدہ پھر جلسہ پھر قیام یا التحیات میں بیٹھنا کیوں ہے؟

علمی نکتہ صحیح حدیث میں یہ مضمون وارد ہے:

حق علی اللہ ان لا یرفع شیء الا وضعہ ومن توضع للہ رفعہ اللہ.

[اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ سر بلند کرنے والے کو سرنگوں کرے اور جو اللہ کے لئے سرنگوں ہو اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے]

اس اصول کے پیش نظر مؤمن نے جب نماز کی نیت باندھ کر قیام کیا تو یہ بلندی ہے پس اللہ تعالیٰ نے رکوع میں جھکنے کا حکم دیا۔ مومن نے رکوع میں جھک نہایت عاجزی و لجاجت سے سبحان ربی العظیم کہا تو اللہ تعالیٰ نے اس تواضع کی وجہ سے اسے پھر قومہ کرا کے قیام کی طرف لوٹایا۔ گویا دوسرے لفظوں میں اسے سربلند کیا۔ اب مومن کو یہ راز معلوم ہو گیا کہ جھکنے ہی میں میری عزت ہے بس وہ سجدے میں جا گرا۔ اور سبحان ربی الاعلیٰ کے الفاظ سے اللہ رب العزت کی تو صیف کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں بیٹھنے کا حکم دیا۔ مومن کو سجدے میں اتنا مزہ ملا تھا کہ وہ دوبارہ سجدے میں جا گرا اور عاجزی و فریاد کرنے لگا۔ مومن نے جب اتنی تواضع اختیار کی تو پروردگار عالم نے اسے التحیات کی شکل میں بٹھایا۔ گویا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اور مجلس میں بیٹھنے کی سعادت پائی۔ التحیات کے بعد مومن جب اس کیفیت سے باہر نکلا تو دونوں طرف سلام پھیرا گویا کسی باطنی روحانی سفر سے واپس اپنی جگہ پر لوٹ کر آیا ہے۔ اسی لئے نماز کو مومن کی معراج کہا گیا ہے۔ بقول شخصے

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل

سوال: نماز کے مختلف اعمال کی فضیلت بیان کیجئے؟

جواب

نماز سب عبادات میں سے زیادہ بڑی شان والی عبادت ہے۔ اس کے ذریعے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے نماز کے مختلف ارکان کی اپنی اپنی فضیلت بھی ثابت ہے۔ چند احادیث سپرد قلم کی جاتی ہیں۔

تکبیر اولیٰ

- کنز العمال میں روایت منقول ہے۔

التکبیرۃ الاولیٰ خیر من الدنیا وما فیھا

(تکبیر اولیٰ کا حاصل ہو جانا سارے جہان کی دولت سے بہتر ہے)

- ایک دوسری روایت میں وارد ہے کہ

لکل شیء صفوۃ وصفوۃ الایمان الصلوٰۃ وصفوۃ الصلوٰۃ التکبیرۃ الاولیٰ

(ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے۔ ایمان کا خلاصہ نماز ہے اور نماز کا خلاصہ تکبیر اولیٰ ہے)

- ایک اور روایت میں وارد ہے کہ

اذا کبر العبد سرت تکبیرۃ بین السماء والارض

(جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ تکبیر زمین و آسمان کے درمیان ہر چیز کو خوش کر دیتی ہے)

قرآن مجید میں ہے کہ دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرتی ہے ولکن لا تفقهون تسبيحهم (تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے) (الاسراء:۴۴) پس جب مومن بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو ہر چیز اپنے محبوب حقیقی کا تذکرہ سن کر نہال اور خوش ہو جاتی ہے۔

◉ ایک روایت میں آیا ہے

التكبيرة الاولىٰ يدركها الرجل مع الامام خير له من الف بدنة

(امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ پالینا ہزار اونٹ راہ خدا میں صدقہ کرنے سے زیادہ افضل ہے)

قرأت

◉ کنزل العمال میں روایت منقول ہے

عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ من سمع حرفا من كتاب الله خارج الصلوٰة كتبت له عشر حسنات ومحيت عنه عشر سيآت ورفعت له عشر درجات من قراء حرفا من كتاب الله فى صلوٰة قائداً كتبت له خمسون حسنه ومحيت عنه خمسون سيئه ورفعت له خمسون درجه ومن قراء حرفا من كتاب الله فى صلوٰة قائماً كتبت له ماء ة حسنه ومحيت عنه ماء ة سيئه ورفعت له ماء ة درجة

[ابن عباسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کتاب اللہ

کا ایک حرف نماز سے باہر سنا اس کے لئے دس نیکیوں کا ثواب لکھا جائے گا اور دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس درجے بلند کئے جائیں گے، جس نے نماز میں بیٹھنے کی حالت میں ایک حرف پڑھا اس کے لئے پچاس نیکیوں کا ثواب لکھا جائے گا اور پچاس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اس کے پچاس درجے بلند کیے جائیں گے اور جس نے کھڑے ہونے کی حالت میں ایک حرف پڑھا اس کے لئے سو نیکیوں کا ثواب لکھا جائے گا سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور سو درجے بلند کئے جائیں گے]

قیام

◎ امام سیوطیؒ نے جامع صغیر میں روایت نقل کی ہے۔

اذا قام العبد فی الصلوٰۃ ذر البر علی رأسہ حتی یرکع

[بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے نیکیاں اس کے سر پر برسائی جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ رکوع میں جائے]

◎ کنز العمال میں روایت ہے۔

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان العبد اذا قام الی الصلوٰۃ فتحت لہ ابواب السماء و کشفت لہ یحجب بینہ وبین ربہ

[حضرت ابی امامہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بندہ جس وقت نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور بندے اور اللہ کے درمیان سارے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں]

◉ ایک حدیث پاک میں ہے۔

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ طول القنوت فی الصلوٰة یخفف سکرات الموت

(حضرت ابوھریرۃؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ لمبا قیام کرنا موت کی سختی کو دور کرتا ہے)

◉ ایک حدیث پاک میں وارد ہے۔

طول القیام امان علی الصراط

(نماز میں طویل قیام کرنا پل صراط پر آسانی گزرنے کا سبب ہوگا)

رکوع

حدیث پاک میں وارد ہے۔

عن عبد الله بن عمرؓ قال سمعت رسول الله ﷺ یقول ان العبد رکع فکانما تصدق بوزنه ذهبا واذ قال سبحان ربی العظیم فکانما قراء کل کتاب نزل من السماء.

[عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز پڑھتے وقت رکوع میں جاتا ہے تو اپنے وزن کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب پاتا ہے۔ اور جب رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو ساری آسمانی کتابوں کے پڑھنے کے بقدر ثواب پاتا ہے]

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب انسان اپنے آپ کو چوپائے کی مانند اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے تو اپنے مالک وخالق کے خزانوں سے

قدر انعام پاتا ہے۔

سجدہ

- حدیث پاک میں آیا ہے

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد

[حضرت ابوھریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے]

- حدیث پاک میں وارد ہے

عن ابی فاطمہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اورث ان تلقافی یا ابا فاطمہ فاکثر السجود

[ابو فاطمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم مجھے سے قیامت کے دن اچھی طرح ملنا چاہو تو سجدوں کی کثرت کرو]

- ایک حدیث پاک میں وارد ہے

عن حذیفہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ما من حالتہ یکون العبد علیھا احب الی اللہ من ان یراہ ساجدہ ویغرو جھہ فی التراب

[حضرت حذیفہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو بندے کی سب سے زیادہ پیاری حالت یہ لگتی ہے کہ وہ سجدے میں پڑا ہو اور اسکا چہرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے خاک پر دھرا ہو]

- کنز العمال کی روایت ہے۔

اذا سجد ابن آدم اتمزل الشیطن وھو یبکی یقول امر ابن آدم بالسجود فسجد فلہ الجنہ وامرت بالسجود فعصیت فلی النار .

(جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا بھاگ جاتا ہے کہتا ہے کہ افسوس، انسان کو سجدے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کر کے جنت خرید لی مگر مجھے سجدے کا حکم ہوا تو میں نے انکار کیا اور جہنم مول لے لی)

علمی نکتہ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت سجدے کی ابتدا ملائکہ سے ہوئی، قیامت کے دن سجدے کی انتہا انسان پر ہوگی۔ قرآن مجید کی آیت یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ (القلم:۴۲) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب قیامت کے دن بت پرست۔ آتش پرست۔ ستارہ پرست وغیرہ اپنے معبودوں کے ساتھ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے تو فقط خدا پرست لوگ میدان محشر میں کھڑے رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ذَھَبَ کُلُّ اُمَّۃٍ بِرَبِّھَا (ہر ایک قوم اپنے خدا کے ساتھ گئی) تم یہاں کس انتظار میں کھڑے ہو۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے معبود برحق کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ ھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی نَرَوْ رَبَّنَا (ساری عمر یہاں کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ اپنے رب کا دیدار نہ کرلیں)

پس اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو سب کے سب سجدے میں گر جائیں گے۔ ساری عمر غائبانہ سجدے کئے تھے آج حضوری کا سجدہ نصیب ہوا۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا سَجْدَۃَ الشُّھُوْدِ (اے اللہ ہمیں بھی حضوری کا سجدہ نصیب فرما)

التحیات

◉ جب آدمی التحیات میں بیٹھتا ہے تو ایسے ہوتا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے سامنے دوزانو بیٹھا ہے۔

◉ جب نمازی التحیات کیلئے بیٹھتا ہے تو اسے انبیاء کے صبر کا ثواب ملتا ہے مثلاً حضرت ایوب علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کے صبر کا ثواب ملتا ہے۔ (مجالس سنہ)

◉ التحیات میں جو انگلی کا اشارہ کیا جاتا ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انگلی کا یہ اشارہ کرنا شیطان پر زیادہ سخت ہے تلوار اور نیزہ وغیرہ مارنے سے۔

◉ جب نمازی نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرتا ہے تو اس کے بدلے میں اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ اب تجھے اختیار ہے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔ (شرح اربعین نوویہ)

مراتب نماز کتنے ہیں؟

جواب

نماز کے مراتب نمازیوں کے اعتبار سے تین ہیں۔

① عوام الناس کی نماز:

ابوداؤد شریف کی روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم مسجد نبوی ﷺ میں جلوہ افروز تھے کہ ایک زمیندار گنوار آیا۔ اس نے نماز پڑھی مگر بہت جلدی۔ نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ اے شخص تو پھر نماز پڑھ۔ تیری نماز نہیں ہوئی۔ اس نے پھر نماز پڑھی مگر پہلے جیسی اور کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ۔ مجھے تعلیم فرمایئے میں اس سے بہتر نماز کیسے پڑھوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پہلے اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے نیت باندھ لو۔ پھر تمہیں جہاں سے قرآن مجید یاد ہو اسکی قراءت کرو۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جاؤ اور سبحان ربی العظیم کہتے رہو۔ رکوع میں اتنے دیر ٹھہرو کہ کمر کی ہڈی کے جوڑ سیدھے ہو جائیں۔ پھر رکوع سے اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ ہڈیوں کے تمام جوڑ قائم ہو جائیں۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ۔ اچھی طرح اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سجدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ باقی ماندہ رکعتیں بھی اس طرح ادا کرو۔ پھر دوزانو بیٹھ کر التحیات پڑھو۔ پھر سلام پھیرو۔ جب تم اس طرح نماز پڑھو گے تو تب تمہاری نماز کامل بنے گی۔ ورنہ ناقص رہے گی۔ یہ عوام الناس کی نماز ہے۔

② خواص کی نماز:

خواص کی نماز یہ ہے کہ ظاہری تعدیل ارکان کے ساتھ ساتھ باطنی توجہ بھی ارکان نماز کی طرف ہو۔ روایت ہے کہ حاتم اصم سے عاصم بن یوسفؒ نے پوچھا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو بڑے اہتمام اور احتیاط سے وضو کرتا ہوں۔ جب نماز کیلئے مصلے پر کھڑا ہوتا ہوں تو بیت اللہ شریف کو اپنے سامنے تصور کرتا ہوں۔ پھر اپنی نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر ادا کرتا ہوں۔ بڑی تعظیم سے اللہ اکبر کہتے ہوئے ادب سے قرآن مجید پڑھتا ہوں بڑی توضع سے معانی میں غور و خوض کرتا ہوں۔ پھر نہایت عاجزی و انکساری سے رکوع و سجود سے فارغ ہوتا ہوں۔ پھر بہت تواضع سے گردن جھکا کر التحیات پڑھ کر سلام پھیرتا ہوں۔

خوف الٰہی کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہوں کہ نماز نہ قبول ہونے کا ڈر رہتا ہے تاہم قبول ہونے کی امید غالب ہوتی ہے۔ لہٰذا آئندہ اس سے بہتر نماز پڑھنے کا دل میں عہد کرتا ہوں۔ پورے تیس سال سے اسی طرح کی نماز پڑھتا ہوں۔ یہ سن کر عاصم بن یوسف بہت روئے اور کہا کہ ہم سے تو پوری زندگی میں ایک نماز بھی اسطرح ادا نہ ہوئی۔

③ اخص الخواص کی نماز:

نماز کی تیسری قسم سراسر محویت اور استغراق کی نماز ہے۔ یہ اہل عشق کا حصہ ہے۔

بقول

ے ما عقیمان کوئے دلداریم
رخ بدنیا و دین نے آریم

[ہم تو محبوب حقیقی کے کوچے میں جا پڑے ہیں۔ اب ہمیں سلطنت یا جنت کی پروانہیں ہے]

روض الریاحین میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام زین العابدینؒ ایک مسجد میں نماز پڑھتے تھے کہ مسجد کی چھت کو آگ لگ گئی۔ بہت لوگ جمع ہوئے، خوب شور وغل مچا مگر آپ کو اصلاً خبر نہ ہوئی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ اس شور و غل میں بھی آپ نماز پڑھتے رہے۔ آپ نے فرمایا، کہ تم لوگ مجھے دنیا کی آگ سے بچانے کے لئے فکر مند رہے جب کہ میں اپنے مالک کی بارگاہ میں آخرت کی آگ سے بچنے کے لئے فریاد کر رہا تھا۔

تہذیب الکمال فی اسماء الرجال میں منقول ہے کہ سفیان ثوریؒ ایک دن بیت اللہ کے پاس نماز پڑھنے میں مشغول تھے۔ کوئی چیز گری اور آپ کے ایک پاؤں کی دو انگلیاں اور دوسرے کی تین انگلیاں کٹ گئیں مگر آپ کو خبر نہ ہوئی۔

یہ کیفیت اگرچہ بہت اعلیٰ ہے مگر اہل ہمم کے ظرف بڑے ہوتے ہیں۔ ان کو حضوری بھی نصیب ہوتی ہے مگر گردوپیش کا پتہ بھی چلتا ہے۔ ہوش سلامت رہتا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ نماز پڑھی جا رہی تھی کہ عورتوں کی صفوں میں سے کسی عورت کا بچہ رونے لگا۔ نبی علیہ السلام نے بچے پر شفقت کی بنا پر نماز کو مختصر کر کے جلدی سلام پھیر لیا۔ یہ چیز حضوری و استغراق کے منافی نہیں ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے پہاڑ پر تجلی ہوئی تو آپ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ جب کہ نبی علیہ السلام کے سامنے عرش بریں پر اللہ تعالیٰ کی ذات جلوہ گر ہوئی، ہمکلام ہوئی مگر آپ کے ہوش برقرار رہے۔ قرآن مجید نے ما زاغ البصر و ما طغیٰ کے الفاظ سے آپ ﷺ کے ادب کی تعریفیں کیں۔ سچ ہے کہ

؎ وصل کا لطف بھی ہے کہ رہیں ہوش بجا
دل بھی قابو میں رہے پہلو میں دلدار بھی ہو

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی نمازیں پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

سیور اربعہ اور اعمال نماز کے درمیان مطابقت بیان کریں۔

جواب

مشائخ طریقت نے وصول الی اللہ کے راستے کو چار قدم کہا ہے۔ یہ چار قدم سیور اربعہ کے نام سے مشہور ہیں۔

مثلاً سالک جب روحانی طور پر اللہ تعالیٰ کے قرب کی منزلیں طے کرتا ہے تو اسے سیر الی اللہ کہتے ہیں۔ جب سالک کو معرفت الٰہی یعنی اسماء و صفات کی تفصیلات اور مشاہدہ ذات باری تعالیٰ نصیب ہوتا ہے تو اسے سیر فی اللہ کہتے ہیں۔ جب سالک

انوار الٰہی سے فیضیاب ہو کر عالم اسباب کی طرف رجوع کرتا ہے تو اسے سیر عن اللہ باللہ کہتے ہیں۔ جب سالک عالم اسباب میں اتباع شریعت و سنت اور یاد الٰہی کے ساتھ زندگی گزارتا ہے تو اسے سیر فی الاشیاء کہتے ہیں۔ گویا معرفت حاصل کرنے والے ہر سالک کو یہ چار قدم کا فاصلہ طے کرنا ہی پڑتا ہے۔ نماز چونکہ معرفت الٰہی حاصل کرنے کا سب سے بہترین عمل ہے اس کے اعمال کے ساتھ سیور اربعہ کو کامل مشابہت حاصل ہے۔ مثلاً

☆......اذان سن کر مسجد کی طرف چلنا سیر الی اللہ کی مانند ہے۔

☆......قیام رکوع و سجود کرنا سیر فی اللہ کی مانند ہے۔

☆......التحیات میں بیٹھنا سیر عن اللہ باللہ کی مانند ہے۔

☆......سلام پھیر کر نماز سے خارج ہونا اور روزمرہ کے اعمال میں لگنا سیر فی الاشیاء کی مانند ہے۔

سوال: مشائخ نے لکھا ہے کہ جب تک سالک کی پوری زندگی نماز کی ترتیب پر نہ آ جائے اسے معرفت الٰہی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کی تفصیل بیان کریں؟

جواب

سالک کی چوبیس گھنٹے کی زندگی کو اعمال زندگی کے ساتھ کامل مناسبت و مشابہت ہے۔ مثلاً

گناہوں سے سچی توبہ کرنا......طہارت اور وضو کرنے کی مانند ہے۔

اصلاح و تربیت کی نیت سے متبع سنت شیخ سے بیعت کرنا......قبلہ رو ہو جانے کی مانند ہے۔

مجاہدہ نفس کو اختیار کرنا.......... قیام صلوٰۃ کی مانند ہے۔
دوام ذکر کو اختیار کرنا.......... تلاوت قرآن کرنے کی مانند ہے۔
عجز وانکسار کو اختیار کرنا.......... رکوع کرنے کی مانند ہے۔
اللہ کے لئے اپنے نفس کو پامال کرنا.......... سجدہ کرنے کی مانند ہے۔
وقوف قلبی کو اختیار کرنا.......... تشہد میں بیٹھنے کی مانند ہے۔
ترک لذات دنیا کرنا.......... سلام پھیرنے کے قائم مقام ہے۔

پس جس سالک نے مندرجہ بالا اعمال کو اپنا لیا اس کی زندگی نماز کی ترتیب پر آ گئی۔

(۵) سوال: نماز کی اہمیت کو قرآنی نقطہ نظر سے واضح کریں؟

جواب

نبی اکرم ﷺ نے جب اعلان نبوت فرمایا تو چند دنوں میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ . قُمْ فَأَنْذِرْ . وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ. (المدثر:۳)

اس آیت میں وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ کے الفاظ سے اہمیت نماز کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔ نماز شروع سے آخر تک اللہ رب العزت کی عظمت و کبریائی کو ظاہر کرتی ہے۔ ویسے بھی اذان میں تکبیر، اقامت میں تکبیر، اور نماز کے ایک عمل سے دوسرے عمل میں منتقل ہونے کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے۔ پس نماز وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ کا عملی ثبوت ہے۔ نماز کی فرضیت سے پہلے ہی اس کی اہمیت کے اشارے بھی ملنے شروع ہو گئے۔ نماز تمام انبیائے کرام پر فرض ہوئی مگر اس کی صورت اتنی کامل نہ تھی جتنی کامل نماز نبی علیہ السلام کو عطا کی گئی۔ قرآن مجید سے چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

◎ حضرت زکریا علیہ السلام کے متعلق قرآنی آیت ہے:

هُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ (آل عمران:۳۹)

(وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے)

◎ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں قرآنی آیت ہے:

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (یونس:۸۷)

(نماز قائم کریں اور مومنوں کو بشارت دیجئے)

◎ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق قرآنی آیت ہے

وَكَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ (مریم:۵۵)

(وہ اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دیتے تھے)

◎ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گہوارے میں بشارت سنائی

وَ اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ (مریم:۳۱)

(اور مجھے نماز کا حکم دیا گیا ہے)

◎ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لئے دعا مانگی

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ (ابراہیم:۴۰)

(اے میرے پروردگار! مجھے نماز کا پابند بنا دیجئے)

◎ نبی علیہ السلام کو حکم دیا گیا

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (طٰہٰ: ۱۳۲)

(آپ اہل خانہ کو نماز کا حکم دیجئے)

◎ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم فرمایا:

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (البقرۃ:۸۳)

(تم نماز قائم کرو)

- مصیبت کے وقت میں نماز سے مدد مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا۔ فرمایا:

وَ اسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ (البقرۃ:۴۵)

(مدد مانگو صبر کرنے اور نماز کے پڑھنے سے)

- فلاح دارین کو نماز کے خشوع سے وابستہ کر دیا گیا۔ فرمایا:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ . الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

(وہ مومن فلاح پا گئے جو نماز خشوع سے ادا کرتے ہیں) (المؤمنون:۲)

- جہنم میں جانے کی بڑی وجہ نماز میں سستی کرنا ہے۔ فرشتے جب جہنمیوں سے پوچھیں گے مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَر (تمہیں جہنم میں کیوں ڈالا گیا) تو جہنمی جواب میں کہیں گے

لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ (المدثر: ۴۳)

(ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے)

- نماز میں سستی کرنے والوں کو ویل نامی جہنم کے گڑھے میں ڈالا جائے گا۔ فرمایا

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ. (الماعون:۵)

(پس بربادی ہے ان نمازیوں کیلئے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں)

ارکان اسلام میں سب سے زیادہ تذکرہ نماز کا قرآن مجید میں ہے۔ ایک سو دس آیات میں صراحتاً نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ۷۰۰ سے زیادہ آیات میں اہمیت نماز کے اشارے ملتے ہیں۔ اعمال نماز میں سے ہر ہر عمل کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے۔ مثلاً

◎ قیام کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے مثلاً

وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ (آل عمران:۳۹)

(وہ نماز میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے)

◎ رکوع کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے مثلاً

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرة:۴۳)

(اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ)

◎ سجدہ کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے مثلاً فرمایا

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (العلق: ۱۹)

(سجدہ کر اور رب کے قریب ہو جا)

◎ تلاوت قرآن کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے فرمایا،

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (المزمل:۴)

(اور قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو)

◎ رکوع کی تسبیح کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے مثلاً

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (الحاقہ:۵۲)

(تسبیح بیان کر اپنے عظیم رب کے نام کی)

◎ سجدے کی تسبیح کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے مثلاً

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (الاعلیٰ:۱)

(تسبیح بیان کر اپنے بلند رب کے نام کی)

◎ وضو کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے فرمایا:

فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ (المائدہ:۶)

(تم اپنے چہروں کو دھولیا کرو)

◉ تیمم کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے فرمایا:

فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا (النساء:۴۳)

(اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے وضو کرلیا کرو)

◉ صلوٰۃ خوف کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے فرمایا:

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (النساء:۱۰۱)

(تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں اگر تم نماز میں سے کچھ کم کرو اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں فتنے میں ڈالیں گے)

◉ نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھنے کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے فرمایا:

وَ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى

(نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ)

◉ نماز فجر کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے فرمایا:

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (بنی اسرائیل:۷۸)

(بے شک فجر کے وقت قرآن مجید کا پڑھنا گواہی رکھنے والا ہے)

◉ نماز ظہر کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے

وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ (النور:۵۸)

(اور جب آپ اتار رکھتے ہیں اپنے کپڑے ظہر کے وقت)

☆ نماز عصر کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے:

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (البقرہ: ۲۳۸)

(نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی)

◎ نماز مغرب کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے فرمایا:

وَ مِنْ اٰنَآیِٔ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ (طٰہٰ:۱۳۰)

(اور رات کی گھڑیوں میں پس تسبیح کرو اور دن کے کناروں پر)

◎ نماز عشاء کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے فرمایا:

مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ (النور:۵۸)

(عشاء کی نماز کے بعد)

◎ نماز تہجد کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے فرمایا:

قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (المزمل:۲)

(رات کو قیام کرو مگر تھوڑا)

علمی نکتہ

روزہ حج اور زکوۃ ہر ایک پر ہر حال میں فرض نہیں ہوتے۔ مسافر یا مریض کے لئے مؤخر کرنے کی اجازت ہے۔ حائضہ عورت روزہ نہیں رکھ سکتی، حج فرض ہونے کے لئے صاحب استعداد ہونا ضروری ہے، زکوۃ کی فرضیت کے لئے صاحب نصاب ہونا شرط ہے۔ مگر نماز تو ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ پانی ملے تو وضو کرو اگر نہ ملے تو تیمم کر کے پڑھو۔ اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کے پڑھے، اگر جسم کو حرکت نہ دے سکے تو اشارے سے پڑھے اگر جسم پر کپڑے نہ ہوں تو بھی بیٹھ کر نماز پڑھے، خوف کی حالت میں بھی پڑھے، امن کی حالت میں بھی پڑھے حتیٰ کے حالت جہاد میں بھی نماز ادا کرے۔ اس سے زیادہ اہمیت اور کیا بیان کی جا سکتی ہے۔

علمی نکتہ

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر اچھی نکل آئی تو باقی اعمال کا حساب نرمی سے لیا جائے گا۔ اگر ٹھیک نہ نکلی تو باقی اعمال کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔ اس سے بھی نماز کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

روز محشر ۔ جاں گداز بود
اوّل پرسش ۔ نماز بود